

118281- رمضان کے روزوں کی قضا کے ایام کی تعداد معلوم نہیں

سوال

میری بیوی کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا تھی لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ کتنے ایام کے روزے چھوڑے تھے، ہمیں کیا بتائیں کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کرے؟

پسندیدہ جواب

اگر کسی شخص نے رمضان المبارک میں کسی عذر یعنی سفریا، بیماری یا حیض اور نفاس کی وجہ سے روزے چھوڑے تو وہ ایام کی قضا میں روزے رکھے گا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: **﴿تُؤْتِي كُوفِي بِي تَمِّمِ سَيِّمَارِهُو يَمَسَا فَرُتُوهُ دَوَسْرَ اِيَامِ مِي كُنْتِي پُورِي كَرِي﴾** البقرة (184).

اور صحیح میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث مروی ہے کہ جب ان سے حائضہ عورت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ روزوں کی قضا تو کرتی ہے لیکن نماز کی قضا کیوں نہیں کرتی؟ تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"ہمیں بھی یہ آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن ہمیں نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (335).

جب آپ کی بیوی کو ایام کی تعداد کا علم نہیں مثلاً اسے شک ہے کہ پھر یوم تھے یا سات تو اس کو پھر یوم کے روزے رکھنا ہونگے، کیونکہ اصل میں بری الذمہ ہونا ہے، لیکن اگر وہ بطور احتیاط سات روزے رکھتی ہے تو یہ بہتر ہے؛ تاکہ یقینی طور پر بری الذمہ ہو جائے۔

اور اگر اسے بالکل ہی تعداد کا علم نہیں تو پھر ظن غالب میں جو ہوا تھے ایام کے روزے رکھ لے تاکہ بری الذمہ ہو سکے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایک عورت کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے لیکن اسے شک ہے کہ چار یوم ہیں یا تین، اب اس نے تین روزے رکھ لیے اس پر کیا لازم آتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"جب انسان کو شک ہو کہ اس پر کتنے روزوں کی قضا واجب ہے تو وہ کم کو لے، اور اگر عورت یا مرد کو شک ہو جائے کہ اس کے ذمہ تین یا چار دن کی قضا ہے تو وہ کم عدد کو لے کیونکہ یہ یقینی ہے، اور اس سے جو زائد ہے وہ مشکوک ہوگا، اور اصل تو بری الذمہ ہونا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ احتیاط یہ ہے کہ وہ شک والا بھی روزہ رکھ لے یعنی تین یا چار ہو تو چار روزے رکھے کیونکہ اگر وہ اس پر واجب ہوا تو وہ یقیناً بری الذمہ ہوگا، اور اگر واجب نہیں تو پھر یہ نفلی ہو جائیگا، اور پھر اللہ تعالیٰ بہتر عمل کرنے والے کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرتا" انتہی

ماخوذ از: فتاویٰ نور علی الدرب.

واللہ اعلم.